فقہی احکام: مفسداتِ صوم (روزہ توڑنے والی چیزیں)

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: روزہ توڑنے والی چیزیں کیا ہیں؟

جواب: روزہ توڑنے والی چیزیں مفطرات ہیں اور یہ ہیں:

۱۔ جماع کرنا

۲۔ کھانا

۳۔ پینا

۴۔ شہوت کے ساتھ منی خارج کرنا

۵۔ جو کھانے اور پینے کے معنی میں ہو

۶۔ جان بوجھ کر قئے کرنا

۷۔ حجامہ سے خون نکالنا

۸۔ حیض اور نفاس کا خون نکلنا

کھانے، پینے اور جماع کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے۔ تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷)

رہا شہوت کے ساتھ منی خارج کرنا تو اس کی دلیل روزے دار کے بارے میں جو حدیثِ قدسی ہے: **يَدَعُ طعامَهُ وَ شَرَابَه و شهوته مِن أجلِي** (وہ اپنا کھانا، پینا اور شہوت کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے) (ابن ماجہ:۱۶۳۸)

اور منی کو خارج کرنا شہوت میں سے ہے جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: **و في بُضعِ أحَدِكم صَدقةٌ . قالوا يا رسول الله: أ يأتِي أحَدُنا شهوَته و يكون له فيها أجر؟ قال: أرأيتم لو وضعها في حرام أكان عليه فيها وزر فكذلك إذا وضعَها في الحلال كان له أجر** (اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ، ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے شہوت کو نکالتا ہے تو کیا اس میں بھی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو اگر تم اسے حرام میں صرف کر لیتے تو گناہ نہیں ہوتا، اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو اسے اجر ہوتا ہے۔ (مسلم:۱۰۰۶)۔

اور جو چیز ڈالی جاتی ہے وہ منی ہے جو تیزی سے نکلتی ہے، اسی لئے جو راجح قول ہے وہ یہ ہے کہ مذی روزے کو نہیں توڑتی ہے گرچہ وہ شہوت اور مباشرت کی وجہ سے ہو جب تک کہ جماع نہ ہو۔

پانچویں چیز جو کھانے پینے کے معنی میں ہو جیسے ایسی سوئی لینا جس میں غذائیات ہو جس سے کھانے پینے کی ضرورت باقی نہ رہے، کیونکہ اس سے، گرچہ یہ کھانا پینا نہیں ہے مگر اس کے معنی میں داخل ہے (اور اس کا قائم مقام ہے)، کھانے پینے کی اس کے بعد حاجت نہیں رہتی۔ اور جو چیز کسی چیز کے معنی میں داخل ہو تو اس کا حکم بھی وہی ہو گا۔ اسی لئے جسم اس طرح کی سوئی کے ذریعے غذائیات حاصل کرتا رہتا ہے جبکہ کسی اور طریقے سے اسے غذا نہیں ملتی۔ رہا ایسی سوئی (انجکشن) کا استعمال جس میں غذائیات نہ ہو اور نہ ہی کھانے پینے کے قائم مقام ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے اسے رگوں میں لیا جائے یا (گوشت کے) پٹھوں میں یا جسم کے کسی اور حصے میں لیا جائے۔

چھٹی چیز: جان بوجھ کر قئے کرنا اس طرح سے کہ کوئی شخص اس طرح قئے کو لائے کہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ اس کے منہ سے نکل جائے جیسا کہ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **من استقاء عمدا**

فليقض و من ذرعه القيء فلا قضاء عليه (جس نے جان بوجھ کر قئے کیا وہ (اس دن کی) قضا کرے اور جس پر قئے غالب آگئی (خود آگئی) تو اس پر کوئی قضا نہیں ہے) (ابو داؤد: ۲۳۸۰، ترمذی: ۷۲۰)

ساتویں چیز: حجامہ سے خون نکالنا جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **أفطر الحاجم و المحجوم** (حجامہ کرنے والے اور جس کا حجامہ کیا گیا ہے ان کا روزہ کھل گیا (یعنی ٹوٹ گیا))۔ (ترمذی: ۷۷۴، علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

آٹھواں: حیض اور نفاس کا خون آجانا جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا: **أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم؟** (کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے) (بخاری: ۳۰۴، مسلم: ۷۹)

اہلِ علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورتوں کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

(مصدر: فتاویٰ ارکان الاسلام: فتاویٰ الصیام از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سوال نمبر: ۴۱۳، ص ۴۶۹ تا ۴۷۱)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد